یادگار

مسند نشینی ٹونک سنہ ۱۹۳۰ء

یعنے

حالات مسند نشینی ہز ہائینس سعید الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد سعادت علیخان بہادر نصرت جنگ

والئے ٹونک

مؤلفہ

مولوی زین محمد مؤرخ دربارات شاہی ایڈیٹر میونسپل گزٹ لاہور۔

مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور باہتمام ایم عبدالحمید خان مینجر

قیمت فی جلد ایک روپیہ کلدار

فہرست تصاویر

یادگار مسند نشینی ٹونک

نمبر شمار	نام تصویر	مقابل صفحہ	نمبر شمار	نام تصویر	مقابل صفحہ
۱	تصویر مؤلف	۳	۶	تصویر ہز ہائنس سعید الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد سعادت علی خاں بہادر صولت جنگ نواب پنجم یعنی فرمانروائے حال . . .	۳۳
۲	تصویر نواب امیر خاں امیر الدولہ بہادر بانی ٹونک	۱۵			
۳	تصویر نواب وزیر خاں وزیر الدولہ بہادر نواب دوم	۱۷			
۴	تصویر نواب محمد علی خاں بہادر نواب سوم	۱۸	۷	تصویر مالک محمد رئیس صاحب علیگ ایم۔ آر اے ایس ایف آر اے آئی دربار سکرٹری ریاست ٹونک	۴۳
۵	تصویر نواب حافظ محمد ابراہیم علی خاں بہادر امین الدولہ بہادر نواب چہارم	۱۹	۸	تصویر صاحبزادہ عبدالرحمن خاں صاحب سابق کرنیل فوج	۴۴

فہرست مضامین

یادگار مسند نشینی ٹونک

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ	نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحات
۱	فہرست مضامین و فہرست تصاویر .	اول	۵	آب و ہوا	۷
۲	حالات مؤلف	۳ و ۴	۶	رقبہ آبادی و آمدنی .	۸
۳	تمہید	۵	۷	سالانہ اوسط بارش	۸
	ریاست ٹونک کے عام حالات . . .		۸	مشہور ندیاں اور دریا	۸
۴	ریاست ٹونک کا محل وقوع . . .	۷	۹	پیداوار	۹

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحات
۱۰	معدنیات	۱۰
۱۱	قابل دید عمارات	۱۰
۱۲	مزارات	۱۱
۱۳	شکار	۱۳
۱۴	ٹونک کے مشہور خاندان	۱۳
۱۵	ریاست ٹونک کا خاندان	۱۴
۱۶	شجرہ نسب ریاست	۱۴
۱۷	عہد نواب امیر الدولہ امیر خان بہادر بانیٔ ٹونک	۱۵
۱۸	عہد نواب وزیر الدولہ نواب وزیر محمد خان بہادر	۱۷
۱۹	نواب محمد علی خاں بہادر	۱۸
۲۰	امین الدولہ وزیر الملک ہز ہائنس نواب سر محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ مرحوم فرمانروائے ٹونک	۱۹
۲۱	اصلاحات	۲۰
۲۲	تعلیمی ترقی	۲۰
۲۳	شفاخانجات	۲۱
۲۴	ایگریکلچر	۲۱
۲۵	امداد قحط	۲۲
۲۶	ہز ہائنس سعید الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد سعادت علی خان بہادر صولت جنگ موجودہ فرمانروائے ٹونک	۲۳
۲۷	اجرائے ریلوے کی تجویز	۲۶
۲۸	قطعۂ عالیہ مسند نشینی از ملک محمد دین صاحب علیگ	۲۷
۲۹	دربار خریطۂ مسند نشینی	۲۸
۳۰	دربار مسند نشینی کی تاریخ	
۳۱	مہمانوں کی آمد	۲۸
۳۲	دربار کی نشستیں	۲۹
۳۳	جلوس کے راستہ کی آرائش و زیبائش	۲۹
۳۴	روانگی جلوس	۳۰
۳۵	ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کی آمد	۳۱
۳۶	خریطۂ دربار کی آمد	۳۱
۳۷	خریطۂ دربار کا پڑھا جانا	۳۲
۳۸	ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کی تقریر . .	۳۳
۳۹	ہز ہائنس نواب صاحب بہادر کی تقریر	۳۶
۴۰	انگریزی ترجمہ تقریر ہز ہائنس . .	۴۰
۴۱	عطر و پان کی پیشی	۴۰
۴۲	آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کی روانگی	۴۱
۴۳	ہز ہائنس کی مراجعت	۴۱
۴۴	شاہی ضیافت	۴۱
۴۵	آتشبازی کا نظارہ	۴۲
۴۶	روشنی	۴۲
۴۷	مبارکباد	۴۲
۴۸	حالات ملک محمد دین صاحب ضیا علیگ ایم۔اے ایس دربار سکرٹری ٹونک	۴۳
۴۹	حالات صاحبزادہ عبدالرحمن خان صاحب نصا سابق کرنیل فوج	۴۴

مولوی دین محمد ایڈیٹر میونسپل گزٹ لاہور، موٴرخ درباراتِ شاہی و موٴلف کتاب ہذا

حالاتِ مؤلّف

خاندان۔ مؤلف ددھیال سے راجپوت کھوکھر۔ اور ننھیال سے قریشی حنفی المذہب مسلمان اور بفضلہ پابندِ صوم و صلوٰۃ ہے۔ مؤلف کے دادا مولوی جان محمدؐ صاحب مرحوم اپنے وقت کے مشہور عالم و صوفی بزرگ تھے۔ جن کے فیضِ تعلیم سے پنجاب کے اکثر رؤسا فیضیاب ہیں۔ مؤلف کے والدین کے نانا حضرت غلام علی شاہ صاحب مرحوم مشہور صوفی تھے۔ جن کا مزار اب تک محلہ نوگھرہ لاہور میں مرجع خاص و عام ہے۔ مؤلف کے والد مرحوم مولوی فتح الدین صاحب بسمل مرحوم اپنے وقت کے ممتاز ایڈیٹروں میں تھے۔ جنہوں نے ۱۸۸۳ء میں اخباروں کے قبلہ گاہ عرف پنجاب پنچ جاری کیا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آپ کا ۱۸۹۸ء میں صرف ۲۶ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ مؤلف کے حقیقی چچا خان صاحب مولوی فیروز الدین صاحب میونسپل کمشنر لاہور ہیں۔ جو بہت بڑے صاحب تالیف و تصنیف اور پنجاب کے مشہور دنامور فیروز پرنٹنگ ورکس اور مسلمانوں کے بہترین روزانہ انگریزی اخبار "ایسٹرن ٹائمز" کے مالک ہیں ؛

شغل اخبار نویسی۔ صرف تین سال کی عمر میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ طبیعت چونکہ ذہین تھی۔ اس لئے پرائیویٹ استادوں اور مدرسہ سے مروّجہ تعلیم حاصل کی۔ اور چونکہ ابتداء سے ہی آزادانہ کاروبار کا شوق تھا۔ اس لئے صرف ۱۷ سال کی عمر میں ۱۹۰۳ء میں اپنے والد کے اخبار پنجاب پنچ کو سنبھالا۔ جو اب میونسپل گزٹ کے نام سے اپنی سلامت روی و معتدل پولیسی کی وجہ سے کامیابی سے جاری ہے۔ اخبار و تجارت کے سلسلہ میں قریباً تمام ہندوستان کی سیاحت کی ہے۔ اور اکثر والیان ملک و لیڈرانِ ملک و قوم سے تبادلۂ خیالات کیا ہے ؛

ملکی و قومی تحریکات سے بھی دلچسپی ہے۔ چنانچہ لیگ۔ خلافت۔ مسلم یونیورسٹی انجمن حمایت اسلام کے کام میں عملی دلچسپی ہے ؛

تصنیف و تالیف۔ تصنیف و تالیف کا بھی شوق ہے۔ چنانچہ (۱) سب سے پہلے ہندوستان میں عید کارڈ کا رواج دیا (۲) اپنے چچا مولوی فیروز الدین و ماسٹر ضیاء الدین صاحبان کی شراکت سے ہندوستان میں اردو ہندی گورمکھی گلوب بنائے جو محکمہ تعلیم میں رائج ہیں۔ اور جن میں مؤلف برابر کا حصہ دار ہے ؛

مندرجہ ذیل کتابیں تالیف کیں :۔

۱۔ تاریخ وائسرائیگل دربار ۱۹۰۲ء لاہور باتصویر

۲۔ دوستی نام ایک تین سو صفحہ کا نتیجہ خیز ناول

۳۔ یادگار دربار تاجپوشی ۱۹۰۳ء شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم باتصویر مجلد سات سو صفحے کی بشراکت مولوی فیروز الدین صاحب

۴۔ یادگار دربار تاجپوشی ۱۹۱۱ء شہنشاہ جارج پنجم پندرہ سو صفحات ۳۵۰ ہاف ٹون تصاویر کے ساتھ تالیف کر کے بدخوب صورت جلدوں میں شائع کی۔

۵۔ عثمان نمبر قریباً دو سو صفحوں اور ۲۰ ہاف ٹون تصاویر کے ساتھ اعلیٰحضرت معظم نظام دکن کی رونق افروزی دہلی کی یادگار میں۔

۶۔ باتصویر یادگار مسند نشینی اودے پور میواڑ۔

۷۔ صادق نمبر باتصویر ہز ہائنس نواب صاحب بہاولپور کی صدارت انجمن حمایت اسلام لاہور کی یادگار میں۔

۸۔ باتصویر یادگار مسند نشینی ٹونک اب شائع کی جا رہی ہے۔

مندرجہ بالا جملہ تصانیف نے بفضلہ۔ ملک و قوم۔ گورنمنٹ اور والیان ریاست میں پوری مقبولیت حاصل کی۔

دکن سے مستقل امداد:۔ ازراہ قدردانی اعلیٰحضرت معظم نظام دکن سے ۱۳۳۶ھ سے یکصد روپیہ ماہوار کی امداد جاری ہے جو ۱۳۴۳ھ سے تاحیات ہو گئی۔ جو ہر مہینہ میں لاہور پہنچ جاتی ہے۔

مؤلف کا پہلا نکاح مئی ۱۹۰۲ء میں اپنے حقیقی ماموں مولوی محمد فضل الدین صاحب مرحوم مالک و ایڈیٹر اخبار وفادار لاہور کی صاحبزادی سے ہوا۔ جس سے چار اولادیں ہوئیں۔ لیکن مارچ ۱۹۱۸ء کی طاعون میں صرف دو ہفتہ کے اندر اندر دو اولادیں اور بیوی کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کے بعد مرحوم کی دو بقیہ یادگاریں بھی نذر اجل ہو گئیں۔ جن میں ۱۵ سالہ برخوردار. فضل حفیظ کی موت کا داغ اب تک تازہ ہے۔

دوسرا نکاح اپریل ۱۹۲۱ء میں منشی فاضل مولوی سراج الدین احمد صاحب کی صاحبزادی سے ہوا جس سے چھ اولادیں ہوئیں۔ جن میں سے تین نذر اجل ہو چکی ہیں۔ اور تین بفضلہ باقی ہیں۔ جن میں سے ایک پانچ سالہ لڑکی ایک دو سالہ لڑکا محمد عارف چشتی نام اور ایک ہفتہ بھر کا لڑکا ہے خداوند کریم ان کی عمر میں برکت دے۔

۱۹۲۸ء میں اپنی رہائش و دفتر کے لئے کشمیری دروازہ کے باہر اپنے والد مرحوم کے نام سے فتح منزل تعمیر کرائی۔

۷۸۶

تمہید

راقم الحروف کو ہز ہائی نس امین الدولہ وزیر الملک نواب سر محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ۔ جی۔سی۔آئی۔ای۔جی۔سی۔ایس۔آئی سے ۱۸۹۰ء میں اوّل مرتبہ ٹونک میں عزّت نیاز حاصل ہوئی۔ اور اس کے بعد بھی چند مرتبہ ٹونک آنے جانے کا اتفاق ہؤا۔ تو ہز ہائی نس کی دینداری اور ان کی علمی دلچسپیوں کا خاکسار کے دل پر خاص اثر ہؤا ۞

چونکہ راقم الحروف کو اکثر تاریخ کی کتابیں لکھنے کا اتفاق ہؤا ہے۔ چنانچہ یادگار دربارہائے تاجپوشی شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم و شہنشاہ جارج پنجم کی باتصویر ضخیم کتابیں شائع کرنے کے علاوہ اعلیٰ حضرت معظم حضور نظام دکن کی رونق افروزی دہلی کی یادگار میں "عثمان نمبر" باتصویر اور ہز ہائی نس مہارانا سر بھوپال سنگھ بہادر اے جی۔سی۔ایس۔آئی والئے اودے پور کی مسند نشینی کے موقع پر "باتصویر یادگار مسند نشینی اودے پور" اور ہز ہائی نس نواب سر صادق محمد خاں بہادر خامس والئے بہاولپور کی رونق افروزی لاہور کی یادگار میں "صادق نمبر" شائع کرچکا ہے۔ جنہوں نے خاص مقبولیت حاصل کی ۞

چنانچہ مسند نشینی ٹونک کے متعلق بھی میرے اکثر احباب ٹونک نے جو میری گذشتہ تالیفات سے واقف تھے۔ مجھ پر مسند نشینی ٹونک کے لکھنے کے لئے

زور ڈالا۔ جن میں سے اکثر احباب نے حالات کی فراہمی اور تقاریر کی فراہمی میں عملی مدد دی۔ جن کا مؤلف خصوصیت سے شکر گذار ہے۔

لہٰذا یہ چند اوراق "یادگارِ مسند نشینی ٹونک" کے نام سے شائع کئے جاتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ ہز ہائی نس سعید الدولہ وزیر الملک **نواب حافظ محمد سعادت علی خان بہادر** صولت جنگ والیئے ٹونک اس نذرِ عقیدت کو شرفِ قبولیت بخش کر خاکسار کی عزت افزائی فرمائیں گے۔ ع

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

خاکسار
دِین محمد غفرلہٗ ایڈیٹر میونسپل گزٹ
و مؤرخ دربارات شاہی

میونسپل گزٹ یادگار آفس
فتح منزل لاہور
۱۴ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ریاست ٹونک کے عام حالات

ریاست ٹونک کا محل وقوع

ریاست ٹونک جے پور سے ساٹھ میل ہے۔ لیکن جے پور اسٹیٹ ریلوے کا جو سٹیشن نوائی ہے۔ اس سے بیس میل ہے۔ نوائی سے ساڑھے چھ میل تک تو ریاست جے پور کی پختہ سڑک ہے۔ اور پھر ٹونک تک اگلے ساڑھے تیرہ میل ریاست ٹونک کی طرف سے پختہ سڑک بنی ہوئی ہے۔ جس پر پہلے تو موٹر سروس کا انتظام تھا۔ لیکن اب ٹانگہ چلتا ہے۔ جو قریباً تین ساڑھے تین گھنٹہ میں ٹونک پہنچ جاتا ہے ؛

آب وہوا

نظامت ٹونک چونکہ سطح سمندر سے اٹھارہ سو فٹ بلند ہے۔ اس وجہ سے اس کی آب وہوا بہت عمدہ ہے ؛

رقبہ آبادی و آمدنی

ریاست ٹونک کا رقبہ قریباً پونے تین ہزار مربع میل اور آمدنی سالانہ چھبیس[۲۶]
لاکھ روپیہ ہے۔ ریاست کی کل چھ نظامتیں ہیں۔ جن میں تین یعنی ٹونک۔ علی گڈھ
اور نیمباہیڑا تو راجپوتانہ میں اور باقی تین یعنی سرونج[لے]۔ چھبڑہ و پڑاوہ سنٹرل انڈیا
کے علاقہ مالوہ میں واقع ہیں۔ ان علاقوں کا باہمی فاصلہ بیس سے دو سو پچاس میل
تک ہے۔

سالانہ اوسط بارش

علاقہ راجپوتانہ میں پچیس سے تیس انچ اور علاقہ جات مالوہ میں تیس سے پچاس
انچ تک ہے۔

مشہور دریا اور ندیاں

اس ریاست میں دو مشہور دریا یعنی بناس اور پاربتی چلتے ہیں۔ جن کے علاوہ
چھ چھوٹی چھوٹی ندیاں بھی ہیں۔ دریائے بناس ٹونک کے مشرقی جانب ٹونک

لے سرونج کا علاقہ ریاست بھوپال و کوروائی سے ملحق ہے۔ اور بھوپال سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر ہے
چونکہ یہ وسط ہند میں واقع ہے۔ اس لئے اسے ناف ہندوستان کہا جاتا ہے۔ سرونج میں قدیم عمارات
کے علاوہ ایسے کھنڈرات ہیں۔ جو محکمہ آثارِ قدیمہ کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔ مؤلف

اور نوائی کے درمیان بہتا ہے۔ جو قریباً ۲۵ میل حدود پرگنہ تک چلا گیا ہے۔ اور جانب مغرب ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کا پانی نہایت شیریں، ہلکا اور صحت افزا ہوتا ہے۔ حکما بالعموم اپنے مریضوں کو بناس کا پانی پینے کی ہدایت کرتے ہیں۔ مچھلی یہاں عام ہوتی ہے۔ جو دو تین آنے سیر بکتی ہے۔ جس میں روہو اور رہا شیر بھی بکثرت ملتی ہے ؛

پیداوار

ریاست میں چھوٹی چھوٹی سرسبز پہاڑیاں واقع ہیں۔ جن پر ساگوان کی بیش قیمت لکڑی کے درخت پیدا ہوتے ہیں۔ علاقہ سرونج جو اوسطاً تیس میل عریض و بتیس میل طویل ہے۔ جہاں ادرک۔ مونگ پھلی اور گنہ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ نظامت چھبڑہ میں ترئی دو گز لمبی ہوتی ہے۔ کھیرے اور بینگن بھی دو سے تین فٹ تک طویل ہوتے ہیں۔ اور وہاں کا سنگترہ ایسا مشہور ہے۔ جس کے سامنے ناگپوری سنگترہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ نیماہیڑہ کی کپاس ہندوستان بھر میں بہتر سمجھی جاتی ہے جو بمبئی کی کپاس سے ہمیشہ چار روپے من زیادہ قیمت پاتی ہے۔ چنانچہ اس جگہ کی شہرت سے فائدہ اٹھانے کے لئے بعض بیوپاری دوسرے مقامات کی پیدا شدہ کپاس کو یہاں بھیج دیتے ہیں۔ اور یہاں سے دوسرے بیوپاریوں کے ہاتھ گراں قیمت پر فروخت کرتے ہیں ؛

نیماہیڑہ کے علاقہ میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس کی زمین پانچ۔ چھ فٹ

کھودنے پر سلیٹوں کے گوناگوں تختے نکلتے ہیں۔ جو مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں۔ جو بکثرت بمبئی میں جاکر فروخت ہوتے اور وہاں کے مکانات کی زینت کا باعث بنتے ہیں ؛

معدنیات

ریاست ٹونک کے پہاڑوں میں بیش قیمت جواہرات کی موجودگی بیان کی جاتی ہے۔ اور ایسی معدنیات کا سلسلہ کم وبیش راجپوتانہ کی تمام ریاستوں میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ طبقات الارض کے جاننے والے شواہدات سطحیۂ زمین کوہستانی ودامن ہائے کوہ میں ان کی موجودگی کا اندازہ کرتے ہیں۔ لیکن حصول معدنیات کے لئے ابھی تک راجپوتانہ کی کسی ریاست نے جد وجہد شروع نہیں کی ؛

ٹونک کی پہاڑیوں سے اعلےٰ درجے کا ابرق بھی برآمد ہوتا ہے۔ گو یہ ابھی محدود تعداد میں نکلتا ہے۔ مگر جتنا نکلتا ہے سب دساور کو چلاجاتا ہے ؛

قابل دید عمارات

ٹونک میں قابل دید عمارات میں جامع مسجد جناب نواب امیر الدولہ بہادر کوٹھیات۔ نذر باغ۔ کوٹھی ایجنٹی جو بر سر کوہ واقع ہے۔ کوٹھی عیدگاہ۔ کوٹھی تکا بندہ۔ کوٹھی کچا بندہ قلعہ نواب امیر الدولہ بہادر۔ چھاؤنی ٹونک تعمیر کردہ جنرل کپتان محمود خان مختار الدولہ ثابت جنگ وحویلی جنرل

موصوف "قلعہ نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم میں بڑی بڑی توپیں بھی ہیں جو لاہور کی بھنگیوں کی توپ سے جسامت میں دوگنی سے بھی زیادہ ہیں۔ اکثر توپیں مگر دہن ہیں جن کی شکل و صورت مگرمچھ کی سی ہے۔ ان پر کتبہ جات بھی کندہ ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کب اور کس غنیم سے کتنے گھنٹوں کی جنگ کی تسخیر کے بعد ہاتھ آئیں۔ اکثر توپوں پر نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم کے جنرل محمود خاں مختار الدولہ ثابت جنگ کا نام کندہ ہے؛

مزارات

فرماں روایانِ ٹونک چونکہ پابند شرع اور عالم گذرے ہیں۔ اس لئے ان کے مزارات بالعموم خام ہیں بجز نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم کے مزار کے جسے ان کی فوج نے باصرار تمام پختہ بنوا دیا۔ جنرل محمود خاں مختار الدولہ کا مزار عیدگاہ کے قریب واقع ہے جس پر یہ شعر بطور قطعہ تاریخ کندہ ہے ؎

وفاتِ خانِ والاشانِ محمود
ہزار و دو صد و پنجاہ و نہ بود

اس کے علاوہ بزرگانِ دین کے مزاروں میں سے ایک مزار نوگزا بکنارِ دریا بناڑی پر واقع ہے اور اسی کے قریب ایک مزار پیر گلاب شاہ صاحب کا ہے۔ جہاں ہر جمعرات کو حضور نواب صاحب مرحوم کے وقت سے

اب تک کھانا پکوا کر غربا و مساکین کے کھلانے کے لئے بھیجا جاتا ہے ؎

نذر باغ کے دروازہ کے متصل بھی کئی اولیاء اللہ و بزرگانِ دین کے مزار مرجع خاص و عام ہیں ؎

شکار

نظامت علی گڈھ کی پہاڑیوں نیز سرونج و پڑاوہ کے کوہستانی جنگلوں میں تیندوا چیتا بکثرت پایا جاتا ہے۔ جن کا شکار ہوتا ہے۔ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر بیکانیر جن کے ریاست سے دوستانہ مراسم ہیں کبھی کبھی اپنی پارٹی سمیت شکار کے سئے تشریف لاکر ریاست کے مہمان ہوتے ہیں ؎

ٹونک کے مشہور خاندان

نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم کے عہد میں یا اس سے قبل جو مشہور خاندان اور مقتدر ہستیاں ٹونک میں مقیم ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱)۔ ارکان خاندان نواب علی محمد خان صاحب روہیلہ ؎

(۲) خاندان اولاد ہمشیرہ صاحبہ نواب امیر الدولہ بہادر مرحوم ؎

(۳) جنرل محمود خاں مختار الدولہ ثابت جنگ جن کا ذکر نواب امیر الدولہ بہادر کے عہد میں ہے۔ ان کی اولاد سے ان کے پوتے خاں احمد علی خاں وکالت کرتے ہیں۔ اور ان کے پڑپوتے خان امجد علی خاں ٹونک

میں موجود ہیں ؎

(۴)۔ سادات رائے بریلی از اولادِ رشتہ داران مولوی سید احمدؒ صاحب مجاہد جنہوں نے مہاراجہ رنجیت سنگھ والیٔ پنجاب سے جہاد کیا تھا ؎

(۵)۔ شیخانِ پانی پت۔کرنال۔ جن میں سے شیخ جان باز نواب وزیرالدولہ بہادر کے نہایت معتبر افسران میں سے تھے ؎

(۶)۔ دیگر افغان خاندانوں کی اولاد جن کے بزرگ نواب امیرالدولہ بہادر کے کرنیل جرنیل تھے۔ جو زیادہ تر ناہیر میں رہتے ہیں۔ جہاں ورودِ ٹونک کے وقت نواب امیرالدولہ بہادر نے چھاؤنی قائم فرمائی تھی ؎

ریاست ٹونک کا خاندان

شاہی خاندان ریاست ٹونک سالارزئی افاغنہ سے ہے۔ جو یاغستان کے علاقۂ بنیر سے محمدؐ شاہ کے عہد میں ہندوستان میں آیا یعنی ایک سالارزئی افغان محمدؐ طالع نامی بنیر سے روہیلکھنڈ میں آئے۔ اور نواب علی محمدؐ خاں صاحب رئیس روہیلہ کے ہاں ملازم ہوئے۔ اور جنگی خدمات کے سلسلے میں عزت حاصل کرنے کے علاوہ بہت سی جائداد بھی پیدا کی۔ اُن کے صاحبزادے محمدؐ حیات خاں ضلع مرادآباد میں وسیع جائداد کے مالک تھے ؎

شجرۂ نسب

امیر الدولہ نواب امیر خان بہادر

ولادت ۱۷۶۸ء | وفات ۱۸۳۴ء

وزیر الدولہ نواب وزیر خان بہادر

وفات ۱۸۶۴ء

نواب محمد علی خان بہادر

امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ سر محمد ابراہیم علی خان بہادر

ولادت ۱۸۴۹ء | وفات جون ۱۹۳۱ء

ہز ہائینس سعید الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد سعادت علی بہادر صولت جنگ

موجودہ نواب

نواب امیر خان امیر الدولہ بہادر مرحوم بانی ٹونک

عہدِ امیر الدولہ نواب امیر خاں مرحوم بانیٔ ٹونک

محمد حیات خاں صاحب کے مشکوئے معلیٰ میں ۱۷۶۸ء میں امیر الدولہ نواب امیر خاں بانیٔ ٹونک پیدا ہوئے۔ جنہوں نے جوان ہو کر سرحدی پٹھانوں کی ایک بڑی جمعیت پیدا کر لی۔ اور مختلف ریاستوں کو جنگی خدمات میں نمایاں مدد دی۔ ۱۷۹۸ء میں وہ ایک بہت بڑی تربیت یافتہ فوج کے سالارِ اعظم اور لیڈر بن گئے اور مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر کی معاونت میں بہت سے علاقے فتح کرا دیئے۔ اور مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر کا پورا پورا سکہ و تسلط سارے مرہٹہ و راجپوتانہ و مالوہ پر بٹھا دیا۔ نواب امیر الدولہ امیر خاں اور مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر میں جو اتحاد ہوا۔ اس کی شرائط یہ بھی تھیں کہ وہ فتوحات و تسخیرات میں برابر کے حصہ دار ہوں گے۔ جس کے نتیجے میں نواب امیر الدولہ بہادر نے ۱۷۹۸ء میں نیما ہیڑہ کا علاقہ حاصل کر لیا اور ۱۸۰۶ء میں ٹونک و بڑاوہ اور ۱۸۰۹ء میں نیما ہیڑہ اور ۱۸۱۶ء میں چھبڑہ کے علاقے حاصل کر لئے۔ بعد میں اسی طرح لونا اور ناگ پور میں بھی چند اور علاقے حاصل کئے جو بعد میں ہاتھ سے نکل گئے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی نے نواب امیر الدولہ بہادر کی یہ رفتار ترقی دیکھ کر بخیالِ آشتی و مصالحت ان کو سلسلۂ دار و گیر سے باز رکھنے کے لئے بطور ایک والیٔ ملک تسلیم کر لینا مناسب سمجھا۔ چنانچہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ان کو

علاقہ جات مفتوحہ و مقبوضہ میں اس شرط پر با اختیار حکمران تسلیم فرمالیا۔ کہ وہ آیندہ سلسلہ تاخت و تاراج بند کر دیں۔ اور اپنی افواج جو بادن پٹلین تربیت یافتہ پیادہ سوار اور بے شمار رسالہ پٹھانان پر مشتمل تھی محدود کر دیں اور صرف چالیس اتواپ رکھ کر اپنا بقیہ توپ خانہ نقد قیمت پر گورنمنٹ کے پاس فروخت کر دیں۔ نواب امیرالدولہ مرحوم نے یہ شرائط منظور کر لیں۔ جس پر ایک عہد نامہ فی مابین نواب امیرالدولہ بہادر و گورنمنٹ نومبر ۱۸۱۷ء میں مرتب و مکمل ہو گیا۔ جو سر چارلیس ایچیسن کی کتاب معاہدات میں درج ہے۔

برٹش گورنمنٹ نے اپنی طرف سے علاقہ جات مندرجہ بالا کے علاوہ رام پورہ یعنی علی گڑھ کا قلعہ اور پرگنہ عنایت فرمایا۔ اور مبلغ تین لاکھ روپیہ کا جو نقد قرضہ دیا تھا۔ وہ بھی چھوڑ دیا۔

نواب امیرالدولہ بہادر نے زمام حکومت ہاتھ میں لیتے ہی پرانے قصبہ ٹونک (جو ایک فصیل دار قصبہ بہ شکل قلعہ پہلے سے موجود تھا) کے باہر ایک اور نیا قصبہ آباد کرنا شروع کیا۔ اور اپنی ہمت و کوشش سے ریاست کی ترقی و آبادی اور جنگلات کی صفائی و زراعت کی توسیع فرمائی۔ ان کی نیک چلنی اور پرہیزگاری کا یہ عالم تھا۔ کہ جب جامع مسجد کے آگے کا بڑا کنواں تعمیر ہونے لگا۔ تو علماء نے کہا کہ کوئی ایسا شخص اس کی اینٹ رکھے۔ جس نے عمر بھر زنا نہ کیا ہو۔ تو تمام مجمع میں سے صرف نواب امیرالدولہ بہادر نے ہی فرمایا کہ میں نے عمر بھر زنا نہیں کیا۔ اس لئے اس کی اینٹ آپ نے ہی رکھی چنانچہ اب تک یہ کنواں ٹونک کے ہندو مسلمانوں کو اپنے شیریں پانی سے

مستفیض کر رہا ہے۔ نواب امیرالدولہ نے سترہ برس کی عابدانہ و زاہدانہ حکومت کے بعد ۱۸۳۴ء میں انتقال فرمایا۔ نواب امیرالدولہ بہادر کے مُفصّل سوانح جات عمر امیرنامہ تام کتاب میں بزبان فارسی لالہ بسادن مل نے لکھے ہیں۔ جو پہلے بخشی فوج اور بعد میں نواب امیرالدولہ بہادر کے میر منشی تھے۔ اس کتاب کا ایک مُلخّص اردو میں بھی کیا گیا تھا۔ جو اب آؤٹ اوف پرنٹ یعنی نایاب ہے ؛

عہد وزیرالدولہ نواب وزیر محمدؐ خان بہادر

نواب امیرالدولہ بہادر مرحوم کی وفات پر ان کے صاحبزادے نواب وزیر محمد خان بہادر ۱۸۳۴ء میں مسند نشین ہوئے۔ آپ علوم عربیہ و دینیہ میں مہارت تام رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے مختلف دیار و امصار سے علماء فضلاء اور خاندانی بزرگوں کو بلا کر ٹونک میں آباد فرمایا۔ آپ کا زمانہ خاص طور پر علم و عمل اور تعلیم شریعت و دین کے لحاظ سے تمام ہندوستان میں مانا گیا۔ جس کی وجہ سے ٹونک اب تک پنجاب و ہندوستان میں قبۃ الاسلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ؛

آپ نے امورات ریاست کی اصلاح و ترقّی اور آبادی میں خاص کوشش فرمائی ؛

غدر ۱۸۵۷ء میں نواب وزیرالدولہ بہادر کے علاقہ ٹونک پر نواب باندہ

اور تانتیا ٹوپی کی افواج نے متحد ہو کر حملہ کیا۔ لیکن نواب وزیرالدولہ بہادر نے ان کو شکست دیکر بھگا دیا۔ آپ کی اس شجاعت و بسالت کے اعتراف میں برٹش گورنمنٹ نے آپ کی پندرہ اتواپ کی سلامی سترہ اتواپ کر دی. اور ان کی استدعا پر ایک سند عطا فرمائی۔ جس کا مفہوم و مدعا یہ تھا. کہ شاہی خاندان ٹونک میں جانشینی بموجب شرع محمدی عمل میں آیا کرے گی،

نواب صاحب موصوف علوم دین وادب و تاریخ میں ید طولے رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے ہندوستان و پنجاب کے علماء اُن کا بڑا احترام کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے دو تین کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جن میں وصایائے وزیری نام سیاستِ مدن اور اخلاق کی ایک بہترین کتاب ہے۔ مرحوم نے ۱۸۶۴ء میں انتقال فرمایا۔ جن کے صاحبزادے

نواب محمد علی خان بہادر

نواب محمد علی خان بہادر ۱۸۶۴ء میں جانشین ہوئے۔ جو علوم عربیہ و فارسیہ کے ایک جید عالم تھے۔ آپ نے حکومت کے کاروبار کے علاوہ ایک کتاب بنام قرۃ العیون تصنیف فرمائی۔ جو قریباً پانچ ہزار صفحوں پر ختم ہوئی ہے۔ اس میں علوم عربیہ، تاریخ اسلامیہ کے دقیق مسائل پر بڑی بحث و تنقید سے خامہ فرسائی کی ہے۔ مکمل کتاب تین یا چار جلدوں میں ہے۔ اگر اس کتاب کو موجودہ ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر دام ملکہم

نواب محمد ابراہیم علی خاں صاحب بہادر مرحوم نواب چہارم ٹونک

طبع فرمانے کا حکم بخشیں۔ تو اہلِ علم پر بڑا احسان ہو گا۔ آپ نے صرف تین سال یعنی ۱۸۶۷ء تک حکومت فرمائی۔

عہد امین الدولہ وزیر الملک ہز ہائینس نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ فرمانروائے ٹونک

نواب محمد علی خان بہادر کے صاحبزادے امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ جو ۱۸۴۹ء کی ولادت تھے۔ ۱۸۶۷ء میں سریر آرائے حکومت ٹونک ہوئے جو حافظ کلام مجید ہونے کے علاوہ علوم دینیہ میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ اور نہایت عابد وزاہد فیاض و مخیر رئیس تھے۔ آپ کو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے ایک سچا عشق تھا۔ چنانچہ آپ نے مناقب آنحضرت صلعم میں خود ایک بڑی کتاب تصنیف فرمائی۔ چنانچہ ماہ ربیع الاول میں برابر سات دن تک روزانہ عصر سے شام تک اور پھر عشاء سے شب کے ایک بجے تک مجالس میلاد شریف منعقد فرماتے۔ جس میں آپ کی تصنیف پڑھی جاتی۔ خود مجالس میلاد میں باوجود پیرانہ سالی کے نہایت مؤدبانہ طور پر نشست فرماتے اور ساتوں راتوں میں نذر باغ میں اس کثرت سے روشنی کی جاتی کہ جیسے جشنوں میں روشنی ہوا کرتی

ہے ۔ جشن میلاد شریف کی شرکت کے لئے دور دور سے مہمان آتے اور تمام اہلِ شہر کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی جاتی۔ ہر شریک مجلس کے علاوہ ہر فردِ رعایا کو آدھ آدھ سیر شیرینی کے لڈو بھی تقسیم کئے جاتے۔ یہ سلسلہ موجودہ نواب صاحب کے وقت میں بھی بدستور جاری ہے ؛

اِصلاحات

ریاست کے انتظام میں آپ نے بہت سی اصلاحیں فرمائیں۔ جن میں بڑی اصلاح ریاست میں ایک کونسل کی قائمی ہے۔ جس میں دو ممبران کونسل خاندان سے ہیں۔ اور دو یوربین انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدہ پر مسٹر آر۔ جے۔ ایچ فٹز پیٹرک کو متمور فرمایا ؛

تعلیمی ترقی

ریاست میں ایک درباری سکول قائم فرمایا۔ اور خاص ٹونک میں نصف درجن پرائمری مدارس کے علاوہ کئی دینی مدارس بھی جاری فرمائے اس کے علاوہ ہر پرگنہ میں ایک سٹینڈرڈ مڈل سکول کھولا علاقہ جات میں قریباً بیس پرائمری مدارس اردو حساب کے اور قریباً چالیس مدارس ہندی کے ہیں۔ اس کے علاوہ شہر و بیرون جات میں بہت سے دیسی مکاتب کو ریاست سے امداد دی جاتی ہے۔ مولانا حکیم برکات احمد صاحب کی یادگار میں ایک عربی مدرسہ قائم ہے ؛

شفاخانہ جات

صدر ٹونک میں ایک بڑا شفاخانہ ہے۔ جس میں ایک ایم۔بی۔بی ایس اسسٹنٹ سرجن کے ماتحت دو اسسٹنٹ سرجن اور چھ کمپونڈر اور دو ڈریسر کام کرتے ہیں۔ ایک زنانہ ہسپتال بنام والٹر فیمیل ہسپتال ہے۔ جو ایک ایم۔بی۔بی۔ ایس۔ لیڈی ڈاکٹر کے ماتحت ہے۔ جس میں ایک سب اسسٹنٹ لیڈی ڈاکٹر پچیس۲۵ چھبیس۲۶ سال سے نہایت کامیابی سے طبّی خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک میٹرنٹی ہنسیٹر ایک باقاعدہ مڈوائف کے ماتحت ہے۔ جس میں بہت سی دائیاں ملازم ہیں۔ جو بچّوں کی ولادت کے وقت امداد و سہولیت بہم پہنچاتی ہیں۔ اور اکثر شہر میں گھر بہ گھر پھر کر ہدایات دیتی رہتی ہیں ؛

ہر نظامت کے ہیڈ کوارٹر میں ایک ایک شفاخانہ سب اسسٹنٹ سرجنوں کی زیر نگرانی قائم ہے۔ اور ہر جگہ حسب ضرورت کمپونڈروں اور ڈریسروں کی تعداد موجود ہے ؛

ایگریکلچر

چند سال سے ریاست میں تعلیم وعمل زراعت کے لئے چند موڈل فارم نظامت ٹونک۔ نیماہیڑہ۔ سرونج و چھبڑہ میں قائم کئے گئے ہیں جن میں موجودہ زمانے کے طریق کاشت وزراعت عمل میں لائے جاتے

اور عوام کو دکھائے جاتے ہیں۔ جس کے افسر صاحبزادہ محمد عبد المعید خاں صاحب ہیں۔ جو ایگری کلچرل کالج اندور کے تعلیم یافتہ وسند یافتہ ہیں۔ محکمہ مذکور ریونیو ممبر کونسل کے ماتحت ہے ؁

امداد قحط

۱۸۹۶ء ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کے قحط میں پوری امداد کی گئی ؁

علاوہ بریں آپ کے عہد میں بندوبست ریاست کی تکمیل ہوئی۔ اور باقاعدہ عدالتیں قائم ہوئیں ؁

برٹش گورنمنٹ نے ہز ہائینس کے حسن انتظام قابلیت انصاف پسندی رعایا پروری کی بنا پر آپ کو جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جی۔ سی ایس۔ آئی۔ کے خطابات سے ممتاز فرمایا۔ آپ دربار ہائے تاجپوشی ۱۹۰۳ء و ۱۹۱۱ء میں بھی بطور مہمان گورنمنٹ شریک ہوئے۔ افسوس ہے کہ ایسے زاہد و عابد پرہیزگار نیک ہمدرد مخیر اور فیاض رئیس نے ۱۹۳۰ء میں چونسٹھ برس تک کامیاب حکومت کرنیکے بعد ۲۳ جون ۱۹۳۰ء کو اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؁ جن کی فیاضی و خیرات و معدلت گستری ہمیشہ صفحۂ ہستی پر یادگار رہے گی۔ ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نواب صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین ؁

ہز ہائینس سعید الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد سعادت علی خان بہادر صولتِ جنگ

فرماں روائے ٹونک کا پُر اُمید عہد

ہز ہائینس امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ جی۔سی۔آئی۔ای۔جی۔سی۔ایس۔آئی کی وفات پر ۲۴ جون ۱۹۳۰ء کو اُن کے خلفِ اکبر ہز ہائینس سعید الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد سعادت علی خان بہادر صولتِ جنگ باون سال کی عمر میں سریر آرائے سلطنت ٹونک ہوئے۔ جن کو تمام ممبران خاندان وارکین ریاست نے نذریں دِکھلائیں۔ جو علوم شرقیۃ عربیۃ فارسیۃ کے ایک فارغ التحصیل عالم ہیں۔ جنھوں نے اپنے دادا نواب محمد علی خان بہادر سے تعلیم پائی۔ بلکہ کلام مجید بھی اِن سے حفظ فرمایا۔ چنانچہ دو سال پہلے تک آپ ہر سال رمضان شریف میں محراب سنایا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں نیکی انصاف پسندی رعایا سے ہمدردی ہے۔ چنانچہ آپ نمازِ جمعہ میں شریک ہوتے ہیں۔ اور تخت نشینی کے قبل نماز جمعہ میں ہر نمازی سے

مصافحہ فرمایا۔ اور اعلان عام فرمایا۔ کہ ہر شخص جب کچھ چاہے عرض کر سکتا ہے
اس کی داد رسی فرمائی جائے گی۔ اور آپ نے تمام بیواؤں کی پنشنیں مقرر
فرما دینے کا بھی اعلان فرمایا۔ اب ریاست کی قائم شدہ سٹیٹ کونسل کے
حسب ذیل اراکین ہیں:۔

۱۔ **وائس پریزیڈنٹ سٹیٹ کونسل**۔ میجر ڈی ایم فریزر بہادر آئی۔ اے ہے جو پہلے کوہاٹ و بنوں صوبہ سرحدی میں اسسٹنٹ کمشنر اور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ڈپٹی کمشنر رہ چکے ہیں۔ اور ویسٹرن ایجنسی و سنٹرل انڈیا ایجنسی میں سکرٹری اعلیٰ اور مان پور میں پولیٹیکل ایجنٹ کی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ۲۴ ر اکتوبر ۱۹۳۱ء کو سابق وائس پریزیڈنٹ سٹیٹ کونسل سرسیسل کے بہادر سے چارج لیا۔ آپ اپنے اس عہدہ کے علاوہ ہز ہائینس کے پرسنل آفیشل وائیڈوائزر بھی ہیں۔ آپ سر سٹوارٹ فریزر سابق رزیڈنٹ کشمیر و حیدرآباد دکن کے صاحبزادے ہیں۔

۲۔ **فنانس ممبر**۔ اعظم الامراء خان بہادر صاحبزادہ محمد اسحٰق خان بہادر فینانس ممبر ہیں جو موجودہ ہز ہائینس کے چچا ہیں۔

۳۔ **جوڈیشل ممبر**۔ میجر فرگوسن بہادر ہیں۔ جو پہلے ریاست میں انسپکٹر جنرل پولیس رہ چکے ہیں ریاست کا جیل، پرنسپلیٹاں اور صیغہ تعلیم آپکے ماتحت ہے۔ آپ ایک نیک طبیعت افسر ہیں۔

۴۔ **ریونیو ممبر**۔ خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب او۔ بی۔ ای نے پنجاب میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ ڈپٹی کمشنر، ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈز رہنے کے بعد پنشن لی۔ پھر آپ جالندھر ڈسٹرکٹ بورڈ کے وائس پریزیڈنٹ اور میونسپلٹی جالندھر شہر کے پریزیڈنٹ رہے۔ اب آپ ٹونک سب ریونیو ممبر ہیں۔ جو ایک تجربہ کار۔ قابل دیانتدار اور پابند شریعت افسر ہیں۔

۵- ہوم ممبر- سالار جنگ صاحبزادہ محمد عبد التواب خان صاحب بہادر ہوم ممبر کونسل ہز ہائنس کے حقیقی چچازاد بھائی ہیں۔ جو پہلے ریاست کی فوج کے جرنیل تھے۔ اور اپنے والد ماجد صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خاں صاحب مرحوم و مغفور فنانشل ممبر کی وفات کے بعد ہوم ممبر بنائے گئے۔ جو حالات ریاست کا پورا تجربہ رکھتے ہیں۔ نہایت شریف الطبع بزرگ ہیں۔ جو اپنے نیک و برگزیدہ والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے والے فرزند رشید ہیں۔ آپ کو مطالعہ کا بہت شوق ہے ۔

۶- انسپکٹر جنرل پولیس ریاست۔ مسٹر فٹز پیٹرک ہیں۔ جو صوبہ یوپی میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ اور اب ساڑھے چار سال سے ریاست میں مفید خدمات انجام دے رہے ہیں ۔

۷- ملک محمد دین صاحب علیگ ایم۔ آر۔ اے۔ ایف۔ آر۔ اے۔ آئی جو پہلے سٹیٹ کونسل کے سیکرٹری تھے۔ آج کل دربار سکرٹری کے عہدہ پر سرفراز ہیں۔ جو اپنے فرائض کو نہایت قابلیت محنت و لیاقت سے سرانجام دے رہے ہیں ۔

۸- لالہ چاند مل صاحب بی۔ اے پرائیویٹ سکرٹری ہیں ۔

۹- صاحبزادہ محمد خلیل الرحمٰن خان صاحب اسسٹنٹ ہوم ممبر ہیں۔ جن کے متعلق مہمانداری وغیرہ کے محکمہ جات ہیں ۔

۱۰- حاجی شیخ فضل احمد صاحب اسسٹنٹ فنانشل ممبر ہیں، موجودہ ہز ہائنس اہل خاندان سے اخلاق سے پیش آتے ہیں ۔

اجرائے ریلوے کی تجویز

آپ کے عہد کی پہلی برکت ایک مبارک فال ہے۔ کہ اجرائے ریلوے کی تجویز ایک عملی صورت حاصل کر رہی ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے۔ کہ جناب ملکہ فردوس زمانی بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ ہزہائینس نواب حافظ محمد سعادت علی خاں صاحب بالقابہ موجودہ فرماں روا کی یہ خواہش تھی۔ کہ ٹونک میں ریلوے جاری کی جائے۔ چنانچہ جنابہ مرحومہ نے اپنے مرنے سے پہلے اپنے تمام املاک کو۔ جو قریباً چار لاکھ کا تھا۔ ریلوے کے اجرا میں صرف فرمانے کی وصیت فرمائی چنانچہ ملکہ مرحومہ کے ایماندار اور نیک کارمدار مرزا محمد بیگ صاحب نے جواب توشہ خانہ ریاست کے افسر اعلیٰ ہیں۔ بنا بر وصیت ملکہ مرحومہ باصوابدید موجودہ حضور پُرنور دام ملکہم اجرائے ریلوے کی تجویز کو سرسبز کیا ہے۔ اور ایک کمیٹی بنام کمیٹی انتظام ریلوے قائم کی گئی ہے۔ جس میں دو ممبران کونسل سیکرٹری کونسل۔ پولیٹکل سیکرٹری۔ میر منشی صاحب۔ مرزا محمد بیگ صاحب دو ایک اور صاحبان بطور ممبران شامل ہیں۔ جو اس معاملہ میں کارروائی کر رہے ہیں۔ ریلوے پر آٹھ لاکھ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ باقی رقم ریاست خرچ کرے گی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کار خیر کی بنیاد ڈالنے والی ملکہ مرحومہ کو جنت الماوی میں جگہ دے۔

چونکہ شاہی خاندان ٹونک میں تصانیف کا سلسلہ چلا آتا ہے۔ اور موجودہ ہزہائینس نواب صاحب بہادر بھی ایک جید عالم و فاضل ہیں۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ وہ بھی کوئی اعلیٰ تصنیف فرما کر

اپنے فیوض علمی سے لوگوں کو سیراب فرمائیں گے۔ چونکہ انکے عہد مبارک سے رعایا کی بہت سی امیدیں وابستہ ہیں اس لئے خداوند کریم سے بصدق دل دعا کی جاتی ہے۔ کہ وہ آپ کے عہد مبارک کو مسعود فرمائے ع

این دعا از من و ز جملہ جہان آمین باد

قطعہ دعائیہ مسند نشینی حضور نواب صاحب بہادر حال

از ملک محمد دین صاحب علیگ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس / ایف۔ آر۔ ایے۔ آئی سکرٹری کونسل ٹونک حال سکرٹری دربار

جو ۲۵ جون ۱۹۳۰ء کو دربار معلّٰی میں پڑھا گیا۔

عید رمضاں آمد و ماہ رمضاں رفت
صد شکر کہ ایں آمد و صد حیف کہ آں رفت

چوں خلفِ پدر ہستی و ہیم بتو دادہ
آں شاہِ نکو سیرت خود سوئے جناں رفت

چوں جذبِ محبت بہ محمد[1] شدہ افزوں
در مجلسِ محبوبِ خدا خیر شہاں رفت

چوں اسمِ سعادت ز ازل اسمِ تو آمد
نے کوش کہ گویند شقاوت ز جہاں رفت

از عدل و مروت دلِ مخلوق بدست آر
تا خلق زند نعرہ کہ ظلمت ز جہاں رفت

قد اہل عرب جامع نعمائے الٰہی
آں وقت کہ از خاطر شاں عشق بتاں رفت

چوں قدر نہ کردند شہاں علم و ہنر را
صد گوہر نایاب و درخشاں ز شہاں رفت

توفیقِ خدا باد رفیقت ہمہ کار
در جملہ مہمات خدا باد مددگار

[1] نواب صاحب مرحوم کو آنحضرت رسول خدا صلعم سے ایک حقیقی عشق تھا۔ چنانچہ ہر سال سات دن تک مجلس میلاد منعقد فرماتے [illegible]

دربار خریطۂ مسند نشینی ٹونک

اگرچہ ہز ہائینس نواب محمد ابراہیم علی خان بہادر بالقابہٗ کے انتقال کے دوسرے دن ہی ۲۵ جون ۱۹۳۰ئ؁ کو سعید الدولہ وزیر الملک ہز ہائینس نواب حافظ محمد سعادت علی خان بہادر صولت جنگ سریر آرائے مسندِ ٹونک ہو چکے تھے۔ اور اہلیانِ خاندان ممبرانِ کونسل دیگر اراکین و عہدہ داران اور رعایا کے مختلف طبقات نے نذریں پیش کر دی تھیں ؎

دربارِ مسند نشینی کی تاریخ

لیکن حضور وائسرائے کے خریطۂ دربار مسند نشینی کی تاریخ ۱۶ ار اکتوبر ۱۹۳۱ئ؁ مقرر ہو کر دربارِ مذکور میدان کوٹھی عید گاہ میں منعقد کیا جانا قرار پایا تھا۔ جس کے لئے نہایت شاندار پنڈال تیار کیا گیا تھا ؎

مہمانوں کی آمد

جس کی شرکت کے لئے بیرونجات سے کئی والیان ریاست اور ریاستوں کے نمائندے دیگر معزز یورپین و ہندوستانی اصحاب مدعو کئے گئے تھے۔ چنانچہ آنریبل لفٹنٹ کرنل آر۔ جے میکناب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر معہ اپنے عملے اور جلوسی دستہ کے پہنچے اور میجر بارٹن پولیٹیکل ایجنٹ بھی معہ اپنے

چاہ پرنظامت کی طرف سے تیار ہُوا تھا۔ دوسرا دروازہ نہایت شاندار صاحب زادہ محمد عبد العلیم خان صاحب خلف نواب سر محمد عبید اللہ خان بہادر مرحوم نے بنوایا تھا۔ تیسرا ڈاک خانہ کے متصل ہالیان بازار کی طرف سے اور چوتھا صدر کوتوالی کی طرف سے بنا تھا۔ پانچواں دروازہ ہز ہائینس کی محترم ہمشیرہ صاحبہ کی طرف سے بنا۔ چھٹا دروازہ ہائی سکول کے متصل محکمہ تعمیرات کی طرف سے تیار ہُوا تھا۔ اگلا دروازہ کوٹھی عید گاہ کے موڑ پر تھا ؛

روانگی جلوس

صبح آٹھ بجے نذر باغ سے ہز ہائینس شاہی جلوس میں ایک موٹر میں سوار ہو کر شاہی تزک و احتشام و سوار پیدل کے کئی دستوں کے ساتھ معہ ممبران خاندان و اراکین ریاست سوار ہوئے۔ توپ سلامی سر ہوئیں۔ جلوس میں کئی گاڑیاں بھی تھیں۔ تمام راستہ پر پولیس و فوج کے سپاہی دونوں طرف کھڑے تھے۔ اور راستہ کے مکانات پر ہزارہا رعایا اپنے تاجدار کے دیدارِ فیض آثار سے مشرف ہونے کے لئے بیٹھی تھی۔ جلوس کے گذرتے وقت رعایا آداب عرض کرنے کے علاوہ "نواب زندہ باد" کے نعرے لگا رہی تھی جو ایک قابلِ دید منظر تھا۔ اور ہز ہائینس نہایت اخلاق و خندہ پیشانی سے رعایا کے سلام لیتے اور اُنہیں قبول فرماتے جاتے تھے ؛

ساڑھے نو بجے کے قریب ہز ہائینس رونق افروز دربار ہوئے۔ تو

باڈی گارڈ نے اسلحہ سے سلامی دی۔ بینڈ نے ترانۂ مسرت بجایا۔ اور حاضرین دربار نے اٹھ کر تعظیم دی۔ اور نقیبوں نے مبارک سلامت کے نعرے لگائے اور ترقی اقبال کی دعا دی۔ اتواپ سلامی سر ہوئیں۔ اور ہز ہائینس اپنی نشست پر رونق افروز ہوئے ؛

ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کی آمد

ٹھیک پونے دس بجے آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر و پولیٹیکل ایجنٹ بہادر ریاست کا استقبالی وفد پہنچنے پر ایک پُرشان و شکوہ جلوس کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جو دس بجے سے قبل پنڈال میں پہنچ گئے۔ جہاں چند سرداروں نے استقبال کیا۔ گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ آنریبل ایجنٹ بہادر دربار ہال میں رونق افروز ہوئے۔ تو ہز ہائینس نے لب فرش استقبال کیا۔ تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر تعظیم دی۔ اور ہز ہائینس پورے احترام سے مہمانوں کو اپنے ہمراہ لا کر خود بھی تخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور آنریبل ایجنٹ بہادر کو اپنے دائیں طرف کی نقرئی کرسی پر بٹھلایا اور باقی مہمان بھی اپنی اپنی نشستوں پر رونق افروز ہوئے۔ اور سلامی اتواپ سر ہوئیں ؛

خریطۂ دربار کی آمد

آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے ہمراہ جو خریطہ آیا تھا۔ اسے ایک

پُرتکلف طشت میں میز پر آنریبل ایجنٹ بہادر کے سامنے رکھا گیا۔ چنانچہ

خریطہ کا پڑھا جانا

آنریبل لفٹنٹ آر۔ جے میکناب بہادر کھڑے ہوئے اور حضور والا کے خریطے کا خریطہ لے کر انگریزی میں سُنایا۔ خریطہ کے شروع میں ۳۱ توپ کی سلامی شروع ہوئی۔ جب ہز ہائینس اور تمام شرکائے دربار نے کھڑے ہو کر سنا۔ بعد میں ہز ہائینس نے بکمال اعزاز خریطہ کو دست مبارک میں لیا۔ گارڈ آف آنر نے اسلحہ کی سلامی دی۔ بینڈ باجہ نے نیشنل انتھم بجایا ۰

ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کی تقریر

آنریبل لفٹنٹ کرنل آر۔ جے میکناب قائمقام ایجنٹ گورنر جنرل نے کھڑے ہو کر حسب ذیل تقریر فرمائی

یور ہائی نس!

میرے لئے یہ امر نہایت ہی موجب اطمینان ہے۔ کہ میرا سب سے بڑا فرض جس کی ادائیگی میرے اس تھوڑے سے زمانہ ایجنسٹی میں میرے حصہ میں آئی ہے۔ آج یہ ہے۔ کہ میں مسند ٹونک پر یور ہائینس کی جانشینی کے متعلق ہز میجسٹی ملک معظم کے احکام توثیق حضور تک پہنچاؤں۔ مجھے تین سال تک یور ہائی نس کی ریاست کے ساتھ براہِ راست سیاسی تعلقات رکھنے کا موقع ملا ہے۔ اور اس عرصہ میں پورے طور پر ایک غیر معمولی اور بے حد دلکش شخصیت یعنی یور ہائی نس کے قابلِ تعریف بزرگ والدین الدولہ وزیر الملک ہز ہائی نس نواب حافظ محمد ابراہیم علی خاں مرحوم صولت جنگ کی نسبت محبت اور عزت کے جذبات میرے دل میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کی موت نے راجپوتانہ کی ایک کڑی کو ہٹا دیا ہے:

نواب سر محمد ابراہیم علی خان بہادر مرحوم نے اپنے باسٹھ سالہ طویل عہدِ حکومت میں اپنے اطوار شائستہ خصائل حمیدہ اور مراحم اور تلطف خسروانہ سے لوگوں کے دلوں میں ایک ایسی پائیدار یادگار چھوڑی ہے۔ کہ کوئی شخص اس سے زیادہ مستحکم مستقل اور پائدار یادگار نہیں چھوڑ سکتا۔ خواہ وہ

کتنا ہی مضبوطی سے اسے تعمیر کرے ؎

لیکن ایسے موقع پر ہمارے خیالات خود بخود زیادہ سرعت سے ماضی کے بمقابل زمانۂ مستقبل کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ یور ہائی نس! آپ کے سامنے ایک نہایت ہی اہم کام ہے۔ جو یور ہائی نس کو روشن اور واضح ہے۔ اور میں اس موقع پر اسے صرف دوہرانا ضروری خیال کرتا ہوں کہ تعلیمی ترقی کی فوری ضرورت۔ محکمۂ طب اور حفظانِ صحت کی سہولتیں سلسلہ رسل و رسائل اور نظم و نسق کی عمدگی۔ یہ فرائض یور ہائینس کی حدودِ ریاست کی خاص وسعت کی بنا پر اور بھی زیادہ نازک اور دشوار ہیں۔ تاہم اگر یور ہائینس نے اس بلند معیار کو قائم رکھا جس کے متعلق حضور کی ذات گرامی سے توقع ہے۔ اور جس کے قائم رکھنے کی یور ہائی نس کو خواہش دامنگیر ہے۔ تو یقیناً ان میں ترقی کی ضرورت لابدی ہے ؎

مجھے اس امر سے اور بھی زیادہ مسرّت ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے یور ہائی نس کی خواہش کو منظور فرما کر میجر فریزر کی خدمات بطور افسرِ اعلیٰ اور مشیر خاص ریاست کے سپرد کر دی ہیں۔ دراصل ان اہم فرائض کی کامیاب ادائیگی پر یور ہائی نس کی رعیت کی بہبودی اور خوشی منحصر ہے۔ اور جب اس کام میں کامیابی ہوگی (جس کا مجھے پورا یقین ہے) تو یور ہائینس کو بھی اس کامیابی پر دلی اطمینان اور رعیت کے اعتماد اور جان نثاری کی صورت میں کافی معاوضہ مل سکے گا ؎

مجھے میجر ہارٹن صاحب سے یہ سنکر خوشی ہوئی ہے۔ کہ باہمی اعتماد اور صدق دلی جو کہ پولیٹیکل ایجنٹ اور ریاست ٹونک کے درمیان ہمیشہ قائم رہی ہے وہ اب بھی ویسی ہی مستحکم ہے۔ جیسی کہ یور ہائی نس کے والد بزرگوار کے وقت میں تھی۔ اور مجھے اس بات پر زیادہ زور دینے کی کوئی خاص ضرورت لاحق نہیں ہوئی۔ کہ میں یہ ظاہر کروں کہ سیاسی حکام ہر وقت اس امداد اور مشورہ کے لئے ہمہ تن تیار ہوں گے۔ جو ان کے مقدور میں ہوگا۔

آخر میں میں اپنی طرف سے اور ان تمام صاحبان کی طرف سے جن کو اس موقع پر موجود ہونے کی خوش نصیبی حاصل ہوئی ہے۔ یور ہائینس کو صدق دل سے مبارک باد دیتا ہوں۔ اور ایک کامیاب اور پر مسرت عہد حکومت کے لئے بہترین آرزوؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

ہز ہائی نس نواب صاحب ٹونک کی تقریر

جس کے بعد ہز ہائینس نواب صاحب بہادر کھڑے ہوئے اور انہوں نے اردو میں حسب ذیل تقریر فرمائی
آنریبل کرنل میکناب !

ہز ایکسیلنسی حضور وائسرائے بہادر کے خریطہ کو جس میں میرے اور میرے خاندان کے ساتھ میرے عزیز محترم والد کی موت پر دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ میں نے نہایت ہی تشکر اور امتنان کے جذبات کے ساتھ سنا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ والد مرحوم ایک نہایت ہی کامیاب حکمران تھے۔ ان کا طویل عہد حکومت جو قریباً تریسٹھ سال ہے۔ اس میں اُنہوں نے موجودہ زمانہ کی کئی برکات سے اپنی رعایا کو پورے طور پر مستفیض فرمایا۔ جن کے باعث رعایا نے نہایت ہی پُر امن زندگی بسر کی۔ ان کی ناقابل تلافی جدائی کے صدمہ میں صرف ان کے قربا ہی بلکہ ان کی تمام رعیت جسے وہ اپنے بچوں کی طرح عزیز رکھتے تھے سوگوار ہیں۔ اور ان کی بابرکت یاد ہمیشہ ان لوگوں کے دلوں میں قائم رہیگی۔ جن کو ان کے ساتھ ملنے جلنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ میرے پاس مناسب الفاظ نہیں ہیں۔ کہ میں اپنا شکریہ اس مبارکباد اور خیر سگالی کے متعلق ادا کرسکوں۔ جس کا ہز ایکسیلنسی وائسرائے بہادر نے میری مسند نشینی کے موقع پر اظہار فرمایا۔

مجھے افسوس ہے کہ میرے عزیز دوست آنریبل ایل ڈبلیو رینا لڈز اس مبارک موقع پر ٹونک تشریف نہیں لاسکے۔ کیونکہ وہ دوسرے ضروری امور

کی سرانجام دہی کے لئے یورپ تشریف لیگئے ہیں۔ تاہم میرے لئے یہ نہایت ہی مسرت کا مقام ہے۔ کہ اس پُرمسرت رسم کی ادائیگی میں میرے ایک نہایت ہی پُرانے دوست آنریبل لفٹنٹ کرنل میکناب حصہ لے رہے ہیں۔ اور میں اس موقع پر ان کی مہربانی شرافت ہمدردی اور اس گراں قیمت امداد کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جو وہ میرے والد مرحوم کے زمانہ میں دیتے رہے ہیں ٭

ٹونک کے فرمانروا "تاج برطانیہ کے ہمیشہ سے صدق دل سے وفادار رہے ہیں۔ اور کئی موقعوں پر اس کا عملی ثبوت دے چکے ہیں۔ میں خود بھی اپنے آبا و اجداد کے قدم بقدم چل رہا ہوں اور اپنی خاندانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے تاج برطانیہ کا ہمیشہ صدقِ دل سے وفادار رہوں گا۔ میرے تمام ذرائع آمدنی قیاس گورنمنٹ کے لئے حاضر ہیں۔ اور میں کبھی کوئی ایسا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دوں گا۔ جس میں میری وفاداری کے متعلق عملی ثبوت کی ضرورت ہوگی ٭

میں اپنے دوست آنریبل ایل ڈبلیو رینالڈز اور میجر بارٹن کا بے حد ممنون ہوں۔ کہ وہ مجھے ہمیشہ اچھا اور صحیح مشورہ دیتے رہے ہیں۔ میں اپنے والدِ مرحوم کی زندگی میں بیرونی پرگنہ جات کے جنگلات اور شکار گاہوں کا مہتمم رہا ہوں۔ اور اس وجہ سے مجھے لوگوں کے ساتھ آزادانہ طور پر ملنے کے لئے بہت سے مواقع ملتے رہے ہیں۔ اور میں ریاست کی حالت کا اچھی طرح مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ اس لئے میں کبھی وقت ضائع نہیں کروں گا ٭

سلسلۂ آمد و رفت میں عدم سہولت کے باعث ٹونک کی تمامی صنعت و حرفت کی تجارت میں بہت بڑی رکاوٹ ہو رہی ہے دریائے بناس ہر سال جولائی

سے لیکر وسط اکتوبر تک بیحد تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے میں تجویز کر رہا ہوں۔ کہ یا تو اس پر پل بنا دیا جائے یا ایک پکی سڑک کا بند مناسب وقت میں تعمیر کیا جائے۔ ٹونک سردست بیرونی دنیا سے منقطع ہے۔ اور اگر ایک ریلوے کے ذریعہ خواہ وہ چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ اسے دوسری ریلوں سے ملا دیا جائے۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ تجارت کی ترقی کے لئے یہ مددگار و مفید ہوگی۔ اور آمدنی کا بھی ایک حد تک ذریعہ ثابت ہوگی۔

اس ریاست کی معدنیات ابھی تک غیر دریافت شدہ ہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ پتھر کا کوئلہ اور میکا و دوسری معدنیات اس ریاست میں موجود ہیں۔ اور میں اس غرض سے ایک ماہر معدنیات کا مشورہ حاصل کروں گا۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کانوں کی کھدائی مفید ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ٹونک بھی ہندوستان کی طرح ایک زراعتی ملک ہے۔ اور زمین کا مالیہ زیادہ تر اچھی اور باموقع بارش پر منحصر ہے۔ آبپاشی کی سہولت نہ ہونے کے باعث زمین کے بڑے بڑے قطعے ریاست کے بیرونی پرگنہ جات میں غیر مزروعہ پڑے ہیں۔ سرونج ریاست کا سب سے بڑا پرگنہ ہے۔ اور وہاں زمین بھی زرخیز ہے۔ اگر اس پرگنہ کی قابل کاشت زمین کی کاشت کی جائے۔ تو مجھے یقین ہے کہ اس سے دوگنی آمدنی ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں ایک ماہر زراعت کی خدمات سے بھی فائدہ اٹھانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ جس سے یقین واثق ہے کہ ریاست کی آمدنی کے ذرائع میں بہت کچھ اضافہ ہو جائے گا۔ پچھلے دو تین سالوں میں قلت باراں کے باعث بیرونی پرگنہ جات میں بالعموم اور چھبڑہ اور سرونج میں

خصوصًا فصلیں نہایت ہی ناقص ہوئی ہیں اور بہت سے کاشتکار مفلس ہو گئے ہیں۔ جن کے لئے میں نے خاص طور پر تقاوی دینے کا انتظام کیا ہے۔ اور ان کی قابلِ رحم حالت سے متاثر ہو کر فیصلہ کیا ہے۔ کہ مالیہ اراضی کے بقایا میں سے ایک لاکھ روپیہ کی رقم اپنی مسند نشینی کی یادگار کے طور پر ان کو معاف کر دوں میں اور بھی دوسرے ٹیکسوں کو کم یا معاف کر دینے پر غور کروں گا؛

ٹونک تعلیم میں بھی بہت پیچھے ہے مجھے یہ دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ کہ لوگ جمود سے بیدار ہو رہے ہیں۔ السنہ شرقیہ کا ایک کالج حال ہی میں ٹونک میں کھولا گیا ہے۔ اور میں انٹرمیڈیٹ کالج کے بھی کھولنے کی تجویز کر رہا ہوں۔ ریاست طلباء سے کوئی فیس نہیں لیتی۔ اور میں علم کی اشاعت میں مزید سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کروں گا اور دیہات میں مزید پرائمری سکول بھی کھول دوں گا۔ لازمی ابتدائی تعلیم بھی میری توجہ کام کر رہی ہے۔ اور میں تجویز کر رہا ہوں۔ کہ سردست ٹونک میں اسے آزمائشی طور پر جاری کر دوں؛

ٹونک اور دوسرے پرگنہ جات میں میونسپل کمیٹیاں قائم ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ جونہی سرمایہ اس امر کی اجازت دے۔ شہری رقبوں میں سڑکیں اچھی بنادی جائیں۔ حفظِ صحت اور طبی امداد میں مزید آسانی بہم پہنچائی جائے۔ اور بجلی کی روشنی کا انتظام کیا جائے؛

میں خلوصِ دل سے آپ کا اُن قیمتی پند و نصائح کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے میری آیندہ رہنمائی کے لئے کی ہیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی میں پوری کوشش کروں گا؛

میں آخر میں دوبارہ اپنے دوست میجر بارٹن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ ریاست کے نظم و نسق اور دوسرے امور میں ہمیشہ ہمدردانہ امداد اور اپنے قیمتی مشوروں سے وہ میری امداد کرتے رہے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ آیندہ بھی ایسا ہی کرتے رہیں گے۔ میں اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بابرکت بادشاہ ملک معظم جارج پنجم کو ہم پر سالہائے دراز تک حکومت کرنے کے لئے قائم رکھے۔ اور ہم انگریزی راج کی برکات سے مستفید ہوتے رہیں ÷

انگریزی ترجمہ

جس کے بعد ہز ہائینس کے پولیٹکل سکرٹری مولوی محمد عبدالکریم خاں صاحب بی۔اے نے ہز ہائینس کی تقریر کا انگریزی میں ترجمہ سنایا ÷

عطر و پان کی پیشی

اس کے بعد ہز ہائی نس نے خود بہ نفس نفیس آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر پولیٹکل ایجنٹ بہادر اور سیکرٹری ایجنٹ بہادر کو عطر و پان پیش کئے۔ جس کے بعد دوسرے ارکین اعلیٰ نے باقی ممبران سٹاف کو عطر و پان پیش کیا ÷

آنریبل ایجنٹ بہادر کی روانگی

دربار برخاست ہونے کے بعد آنریبل ایجنٹ بہادر گورنر جنرل و پولیٹیکل ایجنٹ بہادر سکرٹری آنریبل ایجنٹ بہادر اوران کا عملہ روانہ ہوا۔ ہزہائینس نے لب فرش تک رخصت فرمایا توابٔ سلامی سر ہوئیں اور گارڈ آف آنر اور باجہ نے سلامی دی ۰

ہزہائینس کی مراجعت

جس کے بعد ہزہائینس نے بھی دربار سے مراجعت فرمائی۔ تواتو اپ کی سلامی ہوئی۔ بینڈاو گارڈ آف آنر نے بھی سلامی دی واپسی کا راستہ دوسرا تھا۔ جس پر کئی مصنوعی دروازے بنے تھے اور جھنڈیوں وغیرہ سے آراستہ کیا ہوا تھا۔ واپسی کے وقت بھی سڑک کے دونوں طرف رعایا کا بڑا ہجوم تھا اور رعایا سلام کرتی ہوئی "مبارک ہو" کے نعرے لگاتی تھی۔ جن کے سلاموں کا جواب ہزہائی نس بڑے اخلاق سے دیتے رہے ۰

شاہی ضیافت

شب کو شاہی ضیافت ہوئی جو نہایت پر تکلف تھی۔ ہندوستانی و یوروپین مہمان کافی تعداد میں تھے ہزہائینس نے موزون تقریر کے ساتھ حضور ملک معظم جارج پنجم شہنشاہ ہند کا اور بعد میں آنریبل لفٹنٹ کرنل میکناب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کا جام صحت تجویز کیا۔ جس کو حاضرین نے نہایت جوش وخروش سے نوش فرمایا۔ جس کے بعد آنریبل لفٹنٹ کرنل آر جے میکناب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے ایک موزون تقریر میں ہزہائینس نواب حافظ محمد سعادت علی خاں بہادر کا جام صحت تجویز فرمایا۔ جسے حاضرین نے نہایت جوش کے ساتھ پیا اور ہزہائینس کی صحت وسلامتی کی دعا کی ۰

آتشبازی کا نظارہ

اس کے بعد آتش بازی چھوڑی گئی۔ جس سے شرکائے دعوت نہایت محظوظ ہوئے ؛

روشنی

رات کو تمام شہر میں نہایت شاندار روشنی کی گئی۔ جس سے شہر بقعۂ نور معلوم ہو رہا تھا۔ جس کے بعد یہ پُرمسرت تقریب ختم ہوئی۔ اور اپنی یاد حاضرین کے دلوں میں چھوڑ گئی۔ جسے ہم قلمبند کر کے اس قابلِ یادگار تقریب سعید کو شہرتِ دوام کا تاج پہناتے ہیں ؛

مُبارکباد

ہم ہز ہائینس کے حضور میں دربار خریطۂ مسند نشینی کی نہایت صدق دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں خلوص دل سے دعا کرتے ہیں۔ کہ ہز ہائینس سعید الدولہ وزیرالملک نواب محمد سعادت علی خاں بہادر صولت جنگ کا عہدِ حکومت ان کے نیک نام مشہور و مغفور والد ماجد کی طرح کامیاب ہو۔ بلکہ موجودہ ہز ہائینس نے اپنی رعایا کی بہتری کے لئے ترقی تعلیم۔ طب و حفظانِ صحت۔ مزروعہ زمین کی توسیع کے متعلق جن کوششوں کا وعدہ فرمایا ہے وہ بارآور ہوں۔ اور آپ تادیر گاہ تختِ ٹونک پر متمکن رہیں اور رعایائے ٹونک ہز ہائینس کے حُسنِ سلوک کی وجہ سے ان پر اپنی جانیں تک نثار کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے ؛

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

خاکسار دین محمد ایڈیٹر میونسپل گزٹ
و مؤرخ درباراتِ شاہی

فتح منزل لاہور
۱۴ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۰ھ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۳۱ء

ملک محمود دین صاحب دربار سکریٹری ریاست ٹونک